OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2022
DOI:10.51665/al-duhaa.003.01.0183, PP: 466-478

علم متشابہ القرآن اور علم مشکل القرآن کا تقابلی جائزہ

Comparative study of Qurānic sciences in similarities and well challenging verses

Published: 01-06-2022
Accepted: 15-05-2022
Received: 31-12-2021

Mazhar Ali Shah
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: mazhar.shah4535@gmail.com
https://orcid.org/0000-0003-2000-5370

Dr. Sajid Mahmood
Assistant Professor, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: drsajidirs@hu.edu.pk
https://orcid.org/0000-0002-2140-4253

Raza Ali Shah
Lecturer in Physics
Email: razaalle786@hotmail.com
https://orcid.org/0000-0003-0142-5863

Abstract

The theme of this research is about two kind of verses .ayaat.one is known as Mutashabihat and other is called mushkil/ difficult. MUTASHABIHAT meaning 'SIMILAR' one of the meanings of the root sh. b. h. is 'to be similar, Similarity or resemblance between different verses and mushkil means to look. Alike', unclear and well shapped. In the Quran sciences some of the scholars thoughts that these two kind of Quranic sciences are same but some scholars says these are different. In the opinion of these scholars we describe or these two sciences of Quran are same or different. In this research we compare the opinion of old and new scholars who wrote the books on Quranic sciences. End of this research shows that these two sciences of Quran are different but in the view of linguistic these two words have same meaning.

Keywords: *Mutasbihat, Mushkil, Comparison, Thoughts.*

تعارف:

متشابہات القرآن اور مشکل القرآن دو الگ عنوان ہیں جن کا ذکر علوم القرآن کی کتب میں ملتا ہے متقدمین علماء ومفسرین نے ان دونوں کو ایک ہی شمار کیا ہے یہی وجہ ہے کہ جو کتب متقدمین علماء نے متشابہات القرآن پر لکھی ہیں ان میں کثرت کے ساتھ مشکلات القرآن کو بھی واضح کیا ہے اور یہی طریقہ کار ان حضرات نے مشکلات القرآن سے متعلقہ کتب میں بھی اپنایا ہے تاہم متاخرین علماء خاص طور پر فقہائے امت اور علوم القرآن سے متعلق بعض کتب میں ان دونوں کو الگ انواع شمار کیا ہے ، یہ دونوں اگرچہ الگ الگ علوم ہیں تاہم بعض قواعد واسباب میں دونوں میں مطابقت بھی پائی جاتی ہے، یہاں ہم ان دونوں علوم کا متقدمین اور متاخرین علماء کی رائے میں مختصر تقابل پیش کریں گے ،اس سے پہلے ان الفاظ کے لغوی اور اصطلاحی معانی پر ایک نظر ڈالتے ہیں تاکہ مقصود کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

1۔ متشابہ اور مشکل کا لفظی معنی:

متشابہ باب تفاعل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، باب تفاعل کی ایک خاصیت مشارکت یعنی دو چیزوں کا باہم شریک ہونا ہے اس سے یہ وضاحت ہو جاتی ہے کہ متشابہ دو یا زیادہ چیزوں کے درمیان پائی جائے گی، لفظ متشابہ کے اصل حروف ش ،ب،ہ ہیں ،اسی سے شبہ، شبہ ، تشبیہ ،اشتباہ وغیرہ کے الفاظ نکلتے ہیں اور ان تمام الفاظ میں ایک جیسا ہونا یا ہم مثل ہونا کا معنی پایا جاتا ہے اور اسی وجہ سے کلام میں اشتباہ پایا جاتا ہے کہ دو چیزیں ایک جیسی ہونے کی بنا پر غیر واضح ہو جاتی ہیں ،اس لفظ کا استعمال قرآن کریم کی بہت سی آیات میں ہوا ہے اور وہاں بھی اس لفظ کے یہی معنی ہیں ،مثلا : ،اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَ اُتُوۡا بِہٖ مُتَشَابِهًا"[1]

ترجمہ: اور ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے۔

بنی اسرائیل کے واقعہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّ الۡبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيۡنَا"[2]

ترجمہ: کیونکہ بہت سے بیل ہمیں ایک دوسرے کے مشابہ معلوم ہوتے ہیں۔

اسی طرح دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"تَشَابَهَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ "[3]

ترجمہ: ان لوگوں کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں۔

ان آیات کے علاوہ بھی دیگر مقامات پر یہ لفظ استعمال ہوا ہے اور وہاں بھی اس کے یہی معنی مراد ہیں۔

مختلف اہل لغت نے لفظ متشابہ کے جو معنی بیان کیا ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

امام راغب اصفہانی (م: 502ھ) فرماتے ہیں: "الاشتباہ من الشبہ "اشتباہ کا لفظ شبہ سے مشتق ہے اور یہ کسی امر کے مشتبہ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔[4]

علامہ زمخشری (م: 538ھ) فرماتے ہیں تشابہ کا مطلب یہ ہے کے مختلف معانی میں سے کسی ایک معنی میں اشتراک اور اشتباہ پایا جائے[5]۔

ابن منظور الافریقی (م: 711ھ) فرماتے ہیں متشابہ یعنی ملتبس ہونا،ایک چیز دوسری چیز کے ساتھ ملنا، ملتبس ہونا یعنی خلط ملط ہو جانا۔[6]

امام شاطبیؒ (790ھ) کا قول ہے: "المتشابہ: ما اشکل معناہ، ولم یبین مغزاہ" متشابہ وہ چیز ہے جس کے معنی میں اشکال ہو اور اس کی حقیقت واضح نہ ہو۔[7] اسی طرح بعض اہل لغت نے متشابہ کا معنی غموض اور دقیق ہونا بھی بیان کیا ہے۔

مشکل کا لغوی معنی:

مشکل باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، اس کے حروف اصلیہ ش، ک، ل ہیں اسی سے شکل، اشکال وغیرہ کے الفاظ بھی آتے ہیں اہل زبان غیر واضح اور مبہم معاملہ کو مشکل سے تعبیر کرتے ہیں، اسی سے اردو زبان میں ہم شکل کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے قرآن کریم میں اس لفظ کے مشتقات کا استعمال ہوا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

"قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ"[7]

ترجمہ: کہہ دو کہ ہر شخص اپنے طریق کے مطابق عمل کرتا ہے۔

اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ"[8]

ترجمہ: اور اسی طرح کے اور بہت سے (عذاب ہوں گے)۔

اہل لغت نے مشکل کے مندرجہ ذیل معانی بیان کیے ہیں:

ابن فارس (م: 395ھ) نے مشکل کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"الشين والكاف واللام معظم بابه :المماثلة،تقول هذا شكله اى مثله ومن ذالک يقال امر مشكل كا يقال امر متشابه اى هذا مشابه هذا وهذا دخل فى اشكاله"[8]

ش، ک، ل جس کلمہ میں ایک ساتھ آجائیں تو ان کا معنی مماثلت اور ایک جیسا ہونا آتا ہے جیسے کہا جاتا ہے یہ اس کے ہم شکل ہے یعنی اس جیسا ہے جیسے کسی مشکل کام کے بارے میں کہا جاتا ہے یہ معاملہ مشتبہ ہے یا یہ اپنے ہم شکلوں میں مل گیا ہے۔

دیگر اہل لغت نے بھی مشکل کے یہی معنی بیان کیے ہیں جس طرح ابن فارس نے بیان کیا ہے مثلا امام ازہری (م: 370ھ) فرماتے ہیں:

"اشكل على الامر :اذا اختلط،التبس،مشكل :مشتبه ملتبس"[9]

مجھے اس امر میں اشکال ہے یعنی یہ کام مجھ پر، مشکل، ملتبس اور مشتبہ ہو گیا ہے۔ اسی طرح ابن منظور مشکل کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"هذا من شكل هذا اى من ضربه نحوه،هذا اشكل بهذا اى اشبه"[10]

یہ اس کے ہم شکل ہے یعنی اسی کی طرح ہے یا اس کے مشابہ ہے۔

مذکورہ اقوال کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ لغت میں متشابہ اور مشکل کا معنی ایک ہی ہے، یعنی ہم مثل ہونا، ہم شکل ہونا، ملتبس ہونا، مختلط ہونا، شبہ ہونا، مشتبہ ہونا۔

عربی اشعار میں بھی یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں جیسے صاحب بن عباد (م: 385ھ) کا شعر ہے:[11]

رق الزجاج وراقت الخمر   فتشابها فتشاكل الامر

فکانما خمر ولا قدح وکانما قدح ولا خمر

ترجمہ: جام شیشے کی مانند صاف وشفاف ہے اور اس میں ڈالی ہوئی شراب بھی ایسی ہی صاف وشفاف ہے، گلاس شراب کی مانند ہو گیا لہٰذا معاملہ پیچیدہ ہو گیا کہ صرف شراب ہی ہے اور جام موجود نہیں یا صرف خالی شیشے کا گلاس ہے اور اس میں کوئی شراب نہیں۔

اس شعر میں محل استشہاد "فتشابھافتشاکلا" ہیں جو دونوں ایک ساتھ اور ایک ہی معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔

2۔تشابہ اور مشکل کی اصطلاح:

بعض مفسرین نے تشابہ اور مشکل کو ایک ہی قسم شمار کیا ہے جیسے ابن قتیبہؒ (م:276ھ)اپنی کتاب "تاویل مشکل القرآن" میں فرماتے ہیں:

" ومثل المتشابه (المشكل) . وسمي مشكلا: لأنه أشكل، أي دخل في شكل غيره فأشبهه وشاكله.

ثم قد يقال لما غمض- وإن لم يكن غموضه من هذه الجهة-: مشكل"[12]

تشابہ کی طرح مشکل بھی ہے اس کو مشکل اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ باعث اشکال ہوتا ہے کہ کسی اور شکل میں مل کر اشکال اور اشباہ پیدا کرتا ہے بسا اوقات ہر مخفی چیز کو بھی مشکل کہہ دیا جاتا ہے اگرچہ اس میں اس جہت سے غموض نہیں پایا جاتا۔

علم الدین السخاوی(م:643ھ) نے اپنی کتاب میں ان دونوں اصطلاحات کو ایک ہی شمار کیا ہے ان کی یہ کتاب نظم کی شکل میں ہے جس میں انہوں نے آیات متشابہات کو قرآن کریم کے حفظ میں آسانی پیدا کرنے کے لیے جمع کیا ہے فرماتے ہیں:

و قد نظمت في اشتباه الكلم أرجوزة كاللؤلؤ المنظم

لقبتها هداية المرتاب و غاية الحفاظ و الطلاب

میں نے اس کتاب میں تشابہ کلمات کو اس طرح منظّم کیا جس طرح موتی ہار میں پروئے جاتے ہیں اور اس کتاب کا نام میں نے "ھدایۃالمرتاب وغایۃالحفاظ والطلاب" رکھا۔

ان اشعار کے بعد اگلے اشعار میں مشکل کو بھی تشابہ ہی میں سے شمار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں:

فإن أردت علم لفظ مشكل فانظر إلى الحرف الذي في الأول[13]

اگر آپ مشکل الفاظ کو جاننا چاہتے ہیں تو پہلے حرف میں غور وفکر کریں۔

یہاں علامہ سخاوی نے تشابہ اور مشکل کو ایک ہی چیز شمار کیا ہے اور اپنی اس کتاب میں انہوں نے آیات متشابہات کو حفاظ قرآن کی آسانی کے لیے بصورت نظم جمع کیا ہے۔

علامہ ابن جوزیؒ (م:597ھ) نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے اور انہوں نے "ابواب المتشابہ" [14] کا عنوان قائم کرکے اس کے ذیل میں مشکل[15] کو بیان کیا ہے۔

علامہ زرکشیؒ(م: 784ھ) اپنی کتاب البرہان کی چھتیسویں نوع "معرفۃ المحکم من المتشابہ" میں فرماتے ہیں کہ "المتشابہ مثل المشکل، تشابہ مشکل کی طرح ہے[16] لیکن اس تشابہ سے شائد ان کی مراد تشابہ معنوی ہے کیونکہ زرکشیؒ نے البرہان ہی کی نوع الخامس میں علم المتشابہات کو الگ طور بھی ذکر کیا ہے اور اس کے بعد اگلی نوع میں علم المبہمات یعنی مشکلات القرآن کو بیان کیا ہے[17]۔

شاہ ولی اللہؒ (م: 1176ھ) اپنی مایہ ناز تصنیف "الفوز الکبیر" میں جن اسباب صعوبۃ کو بیان کرتے ہیں ان میں سے بھی زیادہ تر اسباب کا تعلق متشابہ آیات سے ہے اگرچہ بعض اسباب مشکلات القرآن سے بھی متعلق ہیں شاہ صاحب فرماتے ہیں:

"فتارة يصعب التوصل إلى فهم المراد من الكلام لاستعمال لفظة غريبة، ويعالج ذلك بنقل معنى اللفظة عن الصحابة والتابعين وسائر أهل اللغة.

وتارة أخرى لقلة الإطلاع على الناسخ والمنسوخ.

وحيناً للغفلة عن أسباب النزول.

وحيناً آخر بسبب حذف المضاف أو الموصوف أو غيرهما.

وأحياناً بإبدال شيء، أو إبدال حرف مكان حرف اه،[18]

بسا اوقات کلام اللہ کے معانی تک رسائی دشوار ہو جاتی ہے اس کی وجہ کلمہ کا غریب و نامانوس ہونا جس کا علم اقوال صحابہ، تابعین اور اہل لغت کی وضاحت سے ہوگا، اسی طرح ناسخ منسوخ، اسباب نزول، حذف ابدال وغیرہ سے عدم واقفیت بھی فہم مراد میں مشکل کا سبب بنتی ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی اسباب ہیں جن کو شاہ ولی اللہؒ نے بیان کیا ہے۔

اسی طرح دکتور صبحی صالح (م: 1407ھ) نے بھی ان دونوں اقوال کو اختیار کیا اور یہ فرمایا کہ:

" ويدخل في المتشابه المجمل والمؤول والمشكل, لأن المجمل يحتاج إلى تفصيل, والمؤول لا يدل على معنى إلا بعد التأويل، والمشكل خفي الدلالة فيه لبس وإبهام"[19]

مجمل، مؤول، اور مشکل یہ تینوں متشابہ کی اقسام ہیں کیونکہ مجمل کے لیے تفصیل کی ضرورت ہوتی ہے، اور مؤول کی وضاحت تاویل کے بعد ہی سمجھ آتی ہے جبکہ مشکل میں التباس اور ابہام کی بنا پر اس کی دلالت مخفی ہوتی ہے۔

مذکورہ اقوال کی روشنی میں اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ متشابہ اور مشکل دونوں ایک ہی اصطلاح کے دو الگ الگ نام ہیں۔

دوسری طرف علامہ زرکشیؒ کی طرح علامہ سیوطیؒ نے بھی ان دونوں کو الگ الگ قسم شمار کیا ہے اور الاتقان میں دونوں قسم کے علوم کے لیے الگ الگ انواع قائم کی ہیں، علامہ سیوطیؒ نے الاتقان کی اڑتالیسویں نوع کا عنوان قائم کیا ہے "فی مشکلہ والاختلاف والتناقض" اور اس نوع میں علامہ نے تعارض آیات کو مشکل میں شمار کیا ہے[20]، جب کہ "آیات المتشابہات" کے عنوان سے الگ نوع قائم کی ہے جس کو انہوں نے اپنی کتاب کی ترینسٹھویں نوع میں بیان کیا ہے[21]۔ اس نوع میں علامہ سیوطیؒ نے ان کتب کے بارے میں بتایا ہے جو خاص طور پر علم المتشابہ پر لکھی گئی ہیں۔

اسی طرح علامہ سیوطیؒ نے اپنی ایک اور کتاب "معترک الاقران فی اعجاز القرآن" میں بھی ان دونوں کو الگ قسم شمار کیا ہے اور چھٹی وجہ اعجاز میں آیات متشابہات کے لیے "مشتبہات آیاتہ"[22] کا عنوان قائم کیا ہے جب کہ ساتویں وجہ اعجاز میں مشکلات القرآن کے لیے الگ عنوان قائم کیا ہے "ورود مشکلہ حتی یوھم التعارض" کا عنوان قائم کیا ہے۔

علامہ زرکشی کی "البرہان" اور علامہ سیوطی کی ان دونوں کتابوں "الاتقان" اور "معترک الاقران" سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں الگ علوم ہیں مشکل القرآن سے مراد وہ آیات ہیں جن میں بظاہر اختلاف، تناقض اور تعارض معلوم ہوتا ہے جب کہ آیات متشابہات سے مراد وہ آیات قرآنیہ ہیں جن میں لفظی اختلاف مثلاً تقدیم و تاخیر، تعریف و تنکیر، تذکیر و تانیث، ذکر

وحذف وغیرہ اشتباہ اور مشابہت کا سبب بنتے ہیں۔

عصر حاضر میں بھی بہت سے علماء نے متشابہ اور مشکل کو دو الگ انواع میں تقسیم کیا ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے بھی علامہ زرکشی، اور علامہ سیوطیؒ کی رائے کو اختیار کر کہ مشکلات القرآن کے عنوان سے کتب تصنیف کی ہیں جن میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ (م: 1352ھ) کی مشکلات القرآن ہے جو کہ ان کے دروس تفسیر کا مجموعہ ہے فارسی زبان میں ان کو علامہ احمد رضا بجنوری نے جمع کیا ہے[23] جب کہ عربی زبان میں ان دروس کو محدث العصر علامہ محمد یوسف البنوری (م: 1977ء) نے جمع کیا ہے اور اس پر "یتیمۃ البیان نبذۃ فی علوم القرآن"[24] کے نام سے مقدمہ بھی لکھا ہے، مشکلات القرآن میں صرف ان آیات کو جمع کیا گیا ہے جو باہم متعارض ہیں یا ان کی فہم میں کسی قسم کی دشواری پائی جاتی ہے۔

اسی طرح ایک شیعہ عالم شیخ خلیل یاسین (م: 1984ء) نے ان دونوں علوم میں سے ہر ایک پر الگ کتب تصنیف فرمائی ہیں، متشابہات القرآن پر ان کی کتاب "اضواء علی متشابہات القرآن" ہے جو دو اجزا پر مشتمل ہے اور اس میں تقریبا 1600 سوال وجواب پیش کیے گئے ہیں اور مشکلات القرآن پر ان کی کتاب "حل مشکلات القرآن" ہے جو تقریبا 400 سوال وجواب پر مشتمل ہے یہ دونوں کتابیں مکتبہ دار الھلال بیروت سے شائع ہو چکی ہیں۔

عصر حاضر میں ایم فل کی سطح پر ایک خاتون حافظہ ضوفشان نے مشکلات القرآن پر مقالہ مرتب کیا ہے جس میں انہوں نے حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ (م: 1943ء) کی تفسیر بیان القرآن اور علامہ شبیر احمد عثمانی (م: 1949ء) کی تفسیر عثمانی میں موجود مشکلات القرآن کو بیان کیا ہے، یہ مقالہ دار المعارف لاہور سے کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔

مذکورہ بالا اقوال کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ متقدمین مفسرین کے نزدیک یہ دونوں ایک ہی علم کے دو نام ہیں جب کہ متاخرین علماء اور علامہ زرکشی و سیوطیؒ نے ان دونوں کو الگ الگ انواع میں تقسیم کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہیں کے یہ ایک ہی نہیں بلکہ الگ الگ انواع و اقسام ہیں۔

4۔ مختلف علمائے اصول کی اصطلاح میں متشابہ اور مشکل سے مراد:

یہ دونوں الفاظ کئی علوم میں استعمال ہوتے ہیں مثلا علوم القرآن، اصول التفسیر، اصول الفقہ، اصول الحدیث، اور تمام علماء نے اپنے اپنے ذوق اور فن کے اعتبار سے ان اصطلاحات کی مختلف تعبیرات اختیار کی ہیں، یہاں ہم علمائے اصول التفسیر و اور علمائے اصول الفقہ کی بیان کردہ تعریفات کا ذکر کریں گے کہ وہ ان اصطلاحات سے کیا مراد لیتے ہیں؟

امام راغب اصفہانی (م: 502ھ) متشابہ کی وضاحت میں مفصل کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"والمتشابه من القرآن ما اشكل تفسيره لمشابهته بغيره اما من جهة اللفظ او من حيث المعنى فقال الفقهاء: الْمُتَشَابِهُ: ما لا ينبئ ظاهره عن مراده وحقيقة ذلك أنّ الآيات عند اعتبار بعضها ببعض ثلاثة أضرب: محكم على الإطلاق، ومُتَشَابِهٌ على الإطلاق، ومحكم من وجه متشابه من وجه. فالمتشابه في الجملة ثلاثة أضرب: متشابه من جهة اللّفظ فقط، ومتشابه من جهة المعنى فقط، ومتشابه من جهتهما.

والمتشابه من جهة اللّفظ ضربان:

أحدهما يرجع إلى الألفاظ المفردة، وذلك إمّا من جهة غرابته نحو: الأبّ ، ويزفّون « ، وإمّا من جهة

مشاركة في اللّفظ كاليد والعين والثاني يرجع إلى جملة الكلام المركّب، وذلك ثلاثة أضرب:

ضرب لاختصار الكلام نحو: وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتامى فَانْكِحُوا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساءِ

وضرب لبسط الكلام نحو: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ، لأنه لو قيل: ليس مثله شيء كان أظهر للسامع.

وضرب لنظم الكلام نحو: أَنْزَلَ عَلى عَبْدِهِ الْكِتابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجاً قَيِّماً: الكتاب قيّما ولم يجعل له عوجا، وقوله: وَلَوْلا رِجالٌ مُؤْمِنُونَ إلى قوله: لَوْ تَزَيَّلُوا . والمتشابه من جهة المعنى: أوصاف الله تعالى، وأوصاف يوم القيامة، فإنّ تلك الصّفات لا تتصوّر لنا إذ كان لا يحصل في نفوسنا صورة ما لم نحسّه، أو لم يكن من جنس ما نحسّه. والمتشابه من جهة المعنى واللّفظ جميعا خمسة أضرب:

الأوّل: من جهة الكمّيّة كالعموم والخصوص نحو: فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ

والثاني: من جهة الكيفيّة كالوجوب والنّدب، نحو:فَانْكِحُوا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساءِ. والثالث: من جهة الزّمان كالنّاسخ والمنسوخ، نحو: اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقاتِهِ [آل عمران/ 102] .

والرّابع: من جهة المكان والأمور الّتي نزلت فيها، نحو: وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِها ، وقوله: إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيادَةٌ فِي الْكُفْرِ ، فإنّ من لا يعرف عادتهم في الجاهليّة يتعذّر عليه معرفة تفسير هذه الآية.

والخامس: من جهة الشّروط التي بها يصحّ الفعل، أو يفسد كشروط الصلاة والنكاح. وهذه الجملة إذا تصوّرت علم أنّ كلّ ما ذكره المفسّرون في تفسير المتشابه لا يخرج عن هذه التقاسيم. "[25]

متشابہات القرآن سے یہ مراد ہے کہ اس کی تفسیر میں کسی اور چیز کے ساتھ مشابہت کی بنا پر اشکال پیدا ہو یہ مشابہت یا توالفاظ کے اعتبار سے ہو گی یا معنی کے اعتبار سے۔ فقہاء کے نزدیک متشابہ سے مراد وہ لفظ ہے جس کی مراد غیر واضح ہو۔

امام راغب کی مذکورہ بالا عبارت سے متشابہ کے بارے میں چند اہم باتیں معلوم ہوتی ہیں:

فی الجملہ متشابہ کی تین قسمیں ہیں:

1۔ متشابہ لفظی:

2۔ متشابہ معنوی:

3۔ متشابہ لفظی و معنوی:

متشابہ لفظی کی دو قسمیں ہیں:

1۔ الفاظ مفردہ میں تشابہ ہو:

یہ تشابہ یا تو غرابت الفاظ کی بنا پر ہو گا جیسے "الاب"[26] اور "یزفون" میں تشابہ الفاظ کے غریب ہونے کی وجہ سے ہے۔ یا یہ تشابہ الفاظ کے معنی مشترکہ کی بنا پر ہو گا جیسے لفظ "ید" اور لفظ "عین" ہے کہ ان کے معانی مشترک ہیں۔

2۔ کلام مرکب میں تشابہ لفظی ہو: اس تشابہ کی تین صورتیں ہوں گی:

1۔ اختصار کلام جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

"وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ"[27]

ترجمہ: اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے انصاف نہ کر سکو گے تو ان کے سوا جو عورتیں تم

کو پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔

2۔ تفصیل کلام جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

"لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ"[28]

ترجمہ: اس جیسی کوئی چیز نہیں۔

3۔ نظم کلام کا اسلوب کے مخالف ہونا، جیسے ارشاد باری تعالیٰ:

"اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا"[29]

ترجمہ: اپنے بندے (محمد ﷺ) پر (یہ) کتاب نازل کی اور اس میں کسی طرح کی کجی (اور پیچیدگی) نہ رکھی (ا) (بلکہ) سیدھی (اور سلیس اتاری)۔

2۔ متشابہ معنوی سے مراد صفات باری تعالیٰ، یا قیامت کے بارے میں جو احکام ہیں کیونکہ یہ صفات یا احوال کے بارے میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔

3۔ متشابہ لفظی و معنوی:

یعنی ایسی آیات جس میں لفظا اور معنی ہر دو اعتبار سے تشابہ پایا جائے،اس تشابہ کی مذید پانچ اقسام ہیں:

1۔ متشابہ باعتبار کمیت و مقدار جیسے کسی حکم کا خاص یا عام ہونا مثلاارشاد باری تعالیٰ:

"فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ"[30]

ترجمہ: تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو۔

2۔ متشابہ باعتبار کیفیت جیسے کسی حکم کا واجب یا مندوب ہونا مثلاارشاد باری تعالیٰ:

"فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ"[31]

ترجمہ: تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔

3۔ متشابہ باعتبار مکان جیسے کوئی حکم کسی مقام سے متعلق ہو مثلا اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

"وَ لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا"[32]

ترجمہ: نیکی اس بات میں نہیں کہ (احرام کی حالت میں) گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ۔

4۔ متشابہ باعتبار زمان جیسے کسی حکم کا خاص وقت سے متعلق ہونا، مثلا اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

"اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ"[33]

ترجمہ: امن کے کس مہینے کو ہٹا کر آگے پیچھے کر دینا کفر میں اضافہ کرتا ہے۔

5۔ متشابہ باعتبار شرط جیسے کوئی حکم کسی شرط کی بنا پر صحیح یا فاسد ہو جیسے نماز اور نکاح۔ مفسرین نے متشابہ کی جتنی بھی اقسام بیان کی ہیں وہ سب کی سب اس تقسیم کے تحت داخل ہیں۔

علامہ زرقانیؒ (م: 1367ھ) مناہل العرفان میں امام فخر الدین رازی (م: 606ھ) کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں:

" اللفظ الذي جعل موضوعا لمعنى إما إلا يكون محتملا لغيره أو يكون محتملا لغيره الأول النص والثاني إما أن يكون احتماله لأحد المعاني راجحا ولغيره مرجوحا وإما أن يكون احتماله لهما بالسوية واللفظ بالنسبة للمعني الراجح يسمى ظاهرا بالنسبة للمعنى المرجوح يسمى مؤولا وبالنسبة للمعنيين المتساويين أو المعاني المتساوية يسمى مشتركا وبالنسبة لأحدهما على التعيين يسمى مجملا وقد يسمى

اللفظ مشكلا إذا كان معناه الراجح باطلا ومعناه المرجوح حقا"[34]

لفظ کی وضع جس معنی کے لیے ہے یا تو وہ اسی معنی موضوع کا احتمال رکھے گا یا اس کے علاوہ معنی کا احتمال بھی رکھے گا، اگر لفظ کی وضع اپنے معنی ہی میں ہے اور اس میں کوئی دوسرا احتمال نہیں تو اسے نص کہا جاتا ہے، اگر وہ دوسرے معنی کا احتمال رکھتا ہے اور ان معانی میں سے کوئی ایک معنی راجح ہو گا اور دوسرے معانی مرجوح ہوں گے، یا پھر وہ ان دونوں معنوں کا برابری کی بنیاد پر احتمال رکھے گا، اس صورت میں لفظ کی نسبت معنی راجح کی طرف کرتے ہوئے اسے ظاہر کہا جائے گا اور معنی مرجوح کی طرف نسبت کرتے ہوئے اسے مؤول کا نام دیا جائے گا، اور اگر دونوں معنوں یا بہت سے معنوں کی طرف اس لفظ کی نسبت برابری کی بنیاد پر ہو تو اسے مشترک کہا جائے گا، اور اگر ان معانی میں سے کسی ایک کی طرف نسبت متعین ہو تو اسے مجمل کہا جائے گا، اور اگر لفظ موضوع کا معنی راجح باطل اور معنی مرجوح حق ہو تو ایسے لفظ کو مشکل کہا جائے گا۔

امام رازیؒ نے مشکل کی تعریف یہ بیان فرمائی کے اگر لفظ کا معنی موضوع راجح ہو کر باطل ہو اور معنی مرجوح حق ہو تو ایسے لفظ کو مشکل کہا جائے گا۔

امام طحاوی (م: 321ھ) اپنی کتاب مشکل الاآثار میں مشکل کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" وإني نظرت في الآثار المروية عنه صلى الله عليه وسلم بالأسانيد المقبولة التي نقلها ذوو التثبت فيها والأمانة عليها ، وحسن الأداء لها ، فوجدت فيها أشياء مما يسقط معرفتها ، والعلم بما فيها عن أكثر الناس فمال قلبي إلى تأملها وتبيان ما قدرت عليه من مشكلها ومن استخراج الأحكام التي فيها ومن نفي الإحالات عنها" [35]

میں نے آپ ﷺ سے منقول آثار روایات کے بارے میں غور و فکر کیا جن کی اسانید مقبول ہیں ان کے ناقلین عادل ضابط اور ثقہ ہیں ان کی ادائیگی بہترین ہے، اس کے باوجود میں نے ایسی چیزیوں کا مشاہدہ کیا جن کی معرفت مفقود ہے اور بہت سے لوگ ان سے واقف نہیں میرا دل اس بات کی طرف مائل ہوا کہ ان غیر معلوم چیزوں میں غور و فکر کیا جائے اور اپنی طاقت کے بقدر ان کی مشکل چیزوں کو واضح کیا جائے اور ان میں موجود احکام کا استخراج کیا جائے اور اس پر وارد ہونے والے اعتراضات کو دور کیا جائے۔

امام طحاویؒ کی اس عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ مشکل کے بہت سے اسباب ہیں، جن میں الفاظ کی غرابت، معنی کا خفی ہونا، احکام کا استخراج وغیرہ سب چیزیں مشکل کے مفہوم میں داخل ہیں۔

علامہ سرخسیؒ (م: 483ھ) نے مشکل کی تعریف ان الفاظ کے ساتھ بیان فرمائی ہے:

"هو اسم لما يشتبه المراد منه بدخوله فى اشكاله على وجه لا يعرف المراد منه الا بدليل يتميز به من بين سائر الاشكال"[36]

مشکل اس لفظ کو کہا جاتا ہے جس کی مراد و مقصود اپنے ہم شکلوں میں داخل ہونے کی بنا پر مشتبہ ہو جائے اور یہ اشتباہ اس وقت تک واضح نہ ہو جب تک ان تمام ہم شکلوں میں کوئی دلیل انہیں ممتاز نہ کر لے۔

5۔ تشابہ اور مشکل میں نسبت:

مذکوہ بحث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تشابہ اور مشکل میں عام خاص کی نسبت ہے کہ مشکل خاص اور تشابہ عام ہے کہ ہر

مشکل متشابہ تو ہو سکتا ہے لیکن، ہر متشابہ کے لیے مشکل ہو نا لازمی نہیں۔

نیز یہ دونوں اس وقت ایک شمار ہوں گے جب متشابہ سے متشابہ لفظی مراد ہو متشابہ معنوی ایک الگ نوع ہے جو کہ محکم کے مقابلہ میں آتی ہے اور وہ اس تقسیم اور بحث سے خارج ہے۔

اسی طرح متشابہ کا تعلق زیادہ تر کلام مرکب سے ہے جب کہ مشکل کا تعلق عام طور پر کلام مفرد سے ہوتا ہے۔

متقدمین علماء نے ان دونوں ایک ہی نوع شمار کیا ہے البتہ متاخرین علماء نے ان کو دو الگ انواع میں منقسم کیا ہے۔

نتائج البحث:

1. متشابہ اور مشکل لغت کے اعتبار سے ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں، متقدمین علماء مفسرین نے ان دونوں کو ایک ہی قسم میں شمار کیا ہے۔
2. علوم القرآن کی کتب میں ان دونوں کے لیے الگ الگ عنوانات قائم کیے گئے ہیں۔
3. اگر ہم ان کتب کا مطالعہ کریں جو کہ آیات مشابہات پر لکھی گئی ہیں تو قدیم تمام کتب میں آیات متشابہات کے ساتھ ساتھ ان میں مشکلات القرآن کو بھی بیان کیا گیا ہے۔
4. عصر حاضر میں آیات متشابہات کے مختلف میادین پر کام ہو رہا ہے جن میں اس وقت سب سے بہتر کام دکتور فاضل صالح السامرائی کا ہے جنہوں نے مختلف کتابیں اس موضوع پر لکھی ہیں، جن میں لمسات البیانیہ، معانی النحو، بلاغۃ الکلمہ اور دیگر بہت سی کتب منظر عام پر آچکی ہیں، سوشل میڈیا پر بھی وہ بہتر انداز سے اس موضوع پر کام کر رہے ہیں۔
5. ضرورت اس امر کی ہے کہ قدیم کتب متشابہ میں سے آیات متشابہات اور مشکلات القرآن کو الگ الگ کر کے ان پر تحقیقی کام کیا جائے اور قرآن فہمی کو عام کرنے کی کوشش کی جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1۔البقرۃ،الآیہ:25

Al Baqarah, Al Āyah: 25

2۔البقرۃ،الآیہ:70

Al Baqarah, Al Āyah: 70

3۔البقرۃ،الآیہ:118

Al Baqarah, Al Āyah: 118

4۔راغب اصفہانی، حسین بن محمد بن المفضل،المفردات فی غریب القرآن، طبع دار القلم دمشق،الطبعۃ : الاولیٰ،1412ھ ج:1،ص:443

Rāghib Aṣfahānī, Ḥussayn bin Muḥmmad bin al Mufaḍḍal, Al Mufradāt Fī al Qurān,

(Nāshir: qa, Dimashq, 1412ah), Vol:1, P:442

5۔ زمخشری محمود بن عمرو بن احمد، اساس البلاغۃ، دار الکتب العربیہ، بیروت، الطبعۃ: الاولی، 1998ء، ج: 1، ص: 463

Zumakhsharī, Maḥmūd bin 'Amar bin Aḥmad, 'Asās al Balāghah, (Nāshir: Dār al Kutub al 'Arabiyyah, Bayrūt, 1998ac), Vol:1, P:463

6۔ افریقی، محمد بن مکرم بن علی ابن منظور، لسان العرب، دار صادر بیروت، الطبعۃ: الثالثۃ، 1414ھ حرف الھاء، ج: 13، ص: 503

Afrīqī, Muḥammad bin Mukarram bin Alī, lisān al 'Arab, (Nāshir: Dār Ṣādir: Bayrūt, 1414ah), Ḥarf al Hā,, Vol:13, P:503

7۔ شاطبیؒ، ابراہیم بن موسیٰ بن محمد، الاعتصام، دار ابن عفان، المملکۃ العربیہ، السعودیہ، طبع: اول، 1412ھ ج: 2، ص: 736

Shāṭibī, Ibrāhīm bin Mūsā bin Muḥmmad, Al I'tiṣām, (Nāshir: Dār Ibn 'Affān, Sa'ūdī 'Arab, 1412ah), Vol:2, P:736

8۔ ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریا، معجم مقاییس اللغۃ، مکتبہ دار الفکر، بیروت، لبنان، الطبعۃ: الثالثۃ، 1399ھ ج: 2، ص: 204

Ibn Fāras, Aḥmad bin Fāras bin Zakriyyā, Mue**jam** Maqāyīs al Lughah, (Nāshir: Dār al Fikr, Bayrūt Labnān, 1399ah), Vol:2, P:204

9۔ ازہری، محمد بن احمد بن الازہری، معجم التھذیب اللغۃ، دار المعرفۃ، بیروت لبنان، الطبعۃ: الاولی، 1422ھ ج: 2، ص: 1916

Azharī, Muḥmmad bin Aḥmad bn al Azharī, Mu'jam al Tahdhīb al Lughah, (Nāshir: Dār al Ma'rifah, Bayrūt, Labnān, 1422ah), Vol:2, P:1916

10۔ افریقی، محمد بن مکرم بن علی، لسان العرب، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعۃ: الثالثۃ، 1408ھ ج: 7، ص: 176

Afrīqī, Muḥammad bin Mukarram bin Alī, lisān al 'Arab, (Nāshir: Dār Iḥyā' al Turāth al 'Arabī, Bayrūt, 1408ah), Vol:7, P:176

11۔ سعید المغربی علی بن موسی بن سعید، المرقصات والمطربات، شعراء مائۃ الرابعۃ، موقع الوراق، ج: 1، ص: 20

Sa'īd al Maghribī, 'Alī bin Mūsā bin Sa'īd, Al Muraqqaṣāt wal Maṭriyyāt, Shu'arā, Mi,ah al Rābi'ah, (Nāshir: Mūqa' al Warrāq), Vol: 1, P:20

12۔ ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ، تاویل مشکل القرآن، مکتبۃ العلمیہ، بیروت، لبنان، الموسوعۃ العربیہ العالمیہ، ص: 102

Ibn Qutaybah, 'Abdullāh bin Muslim bin Qutaybah, T,wīl Mushkil al Qurān, (Nāshir: Maktabah al Ilmiyyah, Bayrūt Labnān), P:102

13۔ سخاوی، علی بن محمد بن عبد الصمد، ھدایۃ المرتاب وغایۃ الحفاظ والطلاب فی تبیین متشابہ الکتاب، دار الغوثانی، الطبعۃ: الاولی، 1991ء، ص: 66

Sakhāwī, 'Alī bin Muḥmmad bin 'Abd al Ṣamad, Hidāyah al Murtāb wa Ghāyah al Ḥuffāẓ wal Ṭullāb Fī Tabyīn Mutashābih al Kitāb, (Nāshir: Dār al Ghawthānī, 1991ac), P:66

14۔ ابن جوزی، عبد الرحمٰن، بن علی بن محمد، فنون الافنان، فی علوم القرآن، دار البشائر، الطبعۃ: الاولی، 1987ء، ص: 377

Ibn Jawzī, 'Abd al Raḥmān bin 'Alī bin Muḥmmad, Funūn Al Afnān Fī 'Ulūm al Qurān, (Nāshir: Dār al Basha,ir, 1987ac), P:377

15۔ ایضاً، ص: 377

Ibid, P:377

16۔ زرکشی، محمد بن بہادر بن عبد اللہ، البرہان فی علوم القرآن، دار احیاء الکتب العربیہ، الطبعۃ: الاولی، 1957ء، ج: 2، ص: 68

Zarkashī, Muḥmmad bin Bahādar bin 'Abdullāh, Al Burhān Fi 'Ulūm Al Qurān, (Nāshir: Dār Iḥyā' al Kutub al 'Arabiyyah, 1957ac), Vol:2, P:68

17۔ ایضاً، ج: 1، ص: 112، 155

Ibid, Vol:1, PP:112, 155

18۔ شاہ ولی اللہ دہلوی، احمد بن عبد الرحیم، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر عربہ من الفارسیہ، سلمان الندوی، دار الصحوۃ، قاہرہ، الطبعۃ:

الثانیۃ،1986ھ ص:77

Shāh Waliyyullāh Dihlawī, Aḥmad bin 'Abd al Raḥīm, AL Fawz al Kabīr Fī ,Usūl al Tafsīr, (Nāshir: Dār al Ṣaḥwah, Caira, 1986ac), P:77

19۔ صبحی بن ابراہیم بن صالح،الدکتور، مباحث فی علوم القرآن، دار الملائین،الطبعۃ: الرابعۃوالعشرون،2000ء ص:282

Ṣubḥī, Dr. Ibrahīm bin Ṣāliḥ, Mabāḥith Fī 'Ulūm al Qurān, (Nāshir: Dār al Mala,iyyīn, 2000ac), P:282

20۔جلال الدین سیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد،الاتقان فی علوم القرآن،الہیئۃالمصریہ،الطبعۃ: الثانیۃ،1974ء ج:3، ص: 88

Jalāl al Din Sayūtī, Abd al Raḥmān bin Abī Bakar, Al Itqān fi ,Ulūm al Qurān, (Nāshir: Al haya,h al Miṣriyyah, 1974ac), Vol:3, P:88

21۔ایضا،ج:3، ص:390

Ibid, Vol:3, P:390

22۔سیوطی، معترک الاقرن فی اعجاز القرآن، دار الکتب العلمیہ، بیروت الطبعۃ: الاولی،1988ء،ج:1، ص:66

Sayūṭī, Mu'tarak al Qurān Fī I'jāz al Qurān, (Nāshir: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, Bayrūt, 1988ac), Vol: 1, P:66

23۔بجنوری احمد رضا، مشکلات القرآن مجموعہ دروس التفسیر للشیخ انور شاہ الکاشمیری، مجلس العلمی، دابھیل، الہند،الطبعۃ:1356ھ

Bajnūrī, Aḥmad Raḍā, Mushkilāt al Qurān Majmū'ah Durūs al Tafsīr lil Shaykh Anwar Shāh al Kashmīrī, (Nāshir: Majlas al 'Ilmī Dā Bhil India, 1356ah)

24۔بنوری، محمد یوسف بن زکریا،مشکلات القران مع یتیمۃ البیان فی شیئ من علوم القرآن ، مجلس الدعوۃ والتحقیق الاسلامی کراتشی،الطبعۃ"الاولی،1995ء

Binūrī, Muḥmmad Yūsuf bin Zakriyyā, Mushkilāt al Qurān Ma'a Yatīmah al Bayān Fī Shay,in Min 'Ulūm al Qurān, (Nāshir: Majlas al Da'wah wal Taḥqīq al Islāmī, Karachi, 1995ac)

25۔المفردات فی غریب القرآن، ص:257

Al Mufradāt Fī al Qurān, P:257

26۔"وَفَاكِهَةً وَأَبًّا"عبس،الآیہ:31

'Abas, Al Āyah: 31

27۔النساء،الآیہ:3

Al Nisā,, Al Āyah: 3

28۔الشوریٰ۔الآیہ:11

Al Shūrā, Al Āyah: 11

29۔الکھف۔الآیہ:1

Al Kahaf, Al Āyah: 1

30۔التوبہ،الآیہ:5

Al Tawbah, Al Āyah: 5

31۔النساء،الایہ:3

Al Nisā,, Al Āyah: 3

32۔البقرہ،الایہ:189

Al Baqarah, Al Āyah: 189

33۔التوبہ،الآیہ:37

Al Tawbah, Al Āyah: 37

34۔زرقانی، محمد بن عبد العظیم، مناہل العرفان فی علوم القرآن، مکتبہ عیسی البابی،الطبعۃ:الثانیہ،1418ھ،ج:2،ص:274

Zurqānī, Muḥmmad bin 'Abd al 'Aẓīm, Manāhil al 'Irfān Fī 'Ulūm al Qurān, (Nāshir: Maktabah 'īsā al Bābī, 1418ah), Vol: 2, P;274

35۔طحاوی،احمد بن محمد بن سلامۃ، مشکل الاثار، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت،الطبعۃ:الاولی1415ھ،ج:1،ص:6

Ṭaḥāwī, Aḥmad bin Muḥmmad bin Salāmah, Mushkil al Āthār, (Nāshir: Mu'assasah al Risālah, Bayrūt, 1415ah), Vol:1, P:6

36۔سرخسی، محمد بن احمد بن ابی بکر،اصول السرخسی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان،الطبعۃ:الثانیۃ،1390ھ،ج:1،ص:168

Sarakhsī, Muḥammad bin Aḥmad bin Abī Bakr, UṢūul al Sarakhsī, (Nāshir: Dār al Kitāb al 'Arabī, Bayrūt, Labnān, 1982ac), Vol: 1, P: 168